

**أَخْافَ مَا بَيْنَ جَنَّتَيِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَقَدْ**



پہنچ: 10 روپے



# ایکی قدران رسوانی کا آغاز

## نعت

آتشِ عشقِ نبی میں جل کے سکھ پانے کا نام  
زندگی ہے آپ پر قربان ہو جانے کا نام  
تیرگی ہے بولہب کے کفر پھیلانے کا نام  
روشنی سرکار کے تشریف لے آنے کا نام  
مسجدِ نبوی مرے سرکار کا جلوت کدہ  
گنبدِ خضرا ہے خلوت کے نہاں خانے کا نام  
جس کو دُنیا علم کہتی ہے وہ جہلِ محض ہے  
علم تو ہے آپ کے ارشاد فرمانے کا نام  
سرخروئی، خاکِ پا چھرے پہ ملنے کا صلہ  
سر بلندی، آپ کے قدموں پہ جھک جانے کا نام  
جگمگا اٹھی ہے آخر آپ ہی کے نور سے  
پیشتر تھا ورنہ دنیا ایک سیہ خانے کا نام



تعالیٰ کے  
کرنے والے خوش نصیب  
مسلمان..... تیاری شروع کر  
دیں..... حج بیت اللہ شریف ہر سال مہنگا ہوتا جا رہا ہے..... کوئی بات نہیں..... جن کو اللہ تعالیٰ بلا تے ہیں  
اُن کے لئے اساباب بھی مہیا فرمادیتے ہیں..... حج کا تو آغاز ہی قربانی سے ہوا..... سفر، مشقتو، خرچہ  
اور رکاوٹیں..... یہ وہ چیزیں ہیں جو حج کا مزادو بالا کر دیتی ہیں..... اور حج کا اجر بڑھا دیتی ہیں..... حج  
جب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آذان دی..... اور تاقیامت ”ان شاء اللہ“  
جاری رہے گا..... کعبہ شریف کی نئی تعمیر کے بعد حکم فرمایا گیا تھا.....

وَ أَذِنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجَّ

اے ابراہیم..... تمام لوگوں کو..... حج کا اعلان سنادیجئے.....

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ..... پھاڑ پر چڑھ کر آواز لگا دی ..... اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر ہو چکا

اللہ تعالیٰ کے بندے..... حج کے لئے آ جائیں..... اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کا اعلان..... اُس وقت موجود اور آئندہ آنے والے تمام انسانوں تک پہنچا دیا..... اور پھر شوق کے قافلے چل پڑے..... کوئی پیدل اور کوئی سوار..... اللہ تعالیٰ کا گھر..... ہمارے رب کا گھر..... ہمارے محبوب کا گھر..... ہمارے مالک کا گھر..... ہمارے خالق کا گھر..... اللہ تعالیٰ کو گھر کی حاجت نہیں..... مگر ”بیت“، یعنی گھر کے لفظ سے سمجھایا گیا کہ..... کسی کو ملنا ہو..... کسی کو پانا ہو..... تو اُس کے گھر جاتے ہیں..... گھر میں گھروالا ملتا ہے..... جو اللہ تعالیٰ کو پانا چاہتا ہے..... اللہ تعالیٰ کی توجہ..... اللہ تعالیٰ کی نِر رحمت..... اللہ تعالیٰ کی ہدایت..... اللہ تعالیٰ کی مہمان نوازی..... وہ اللہ تعالیٰ کے گھر آ جائے..... اور اگر دور ہے تو..... اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے کے لئے نماز میں..... اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف رُخ کرے..... ”توجہ“ کا لفظ ”وجہ“ سے نکلا ہے جس کا معنی ہے چہرا..... سامنے..... تم اپنا رُخ..... کعبہ شریف کی طرف کرو..... تمہیں اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ ملے گی..... شوق کے قافلے چل پڑے..... آج تک چل رہے ہیں..... اور قیامت تک چلتے رہیں گے..... اپنے محبوب مالک کے گھر کی طرف..... کھنپ کھنپ جارہے ہیں..... کوئی پہنچ جاتا ہے..... اُس کے لئے بھی انعام..... کوئی راستے میں جان دے دیتا ہے..... اُس کے لئے بھی انعام..... کوئی عمر بھر روتا ہے اسباب نہیں پاتا..... اُس کے لئے بھی انعام..... کوئی وہاں پہنچ کر دم توڑ دیتا ہے اُس کے لئے بھی انعام..... کوئی راستے میں بیمار ہو کر گرجاتا ہے اُس کے لئے بھی انعام..... کسی کو راستے میں روک کرو اپس لوٹا دیا جاتا ہے اُس کے لئے بھی انعام..... کوئی بالکل قریب پہنچ کر بیماری میں بے بس ہو جاتا ہے اُس کے لئے بھی انعام..... ارے جب کسی سچے غلام نے..... سارے گھر چھوڑ کر..... اپنے رب کے گھر کا قصد کر لیا..... اُسی کو اپنی منزل بنالیا..... اُسی کی طرف اپنے دل کو لگا دیا تو..... پھر محرومی کیسی؟

گھر دیکھو اور گھر والا دیکھو..... رحمت ہی رحمت خزانے ہی خزانے..... ”رب“ دیکھو اور ”رب البیت“ دیکھو..... عظمت ہی عظمت..... محبت ہی محبت..... سخاوت ہی سخاوت..... آج اس چھوٹی سی دُنیا کے یہ چھوٹے چھوٹے دُم کئے با دشہ اور حکمران..... اپنے وفاداروں کو..... مالا مال کر دیتے ہیں..... اللہ تعالیٰ تو مالک الملک ہیں..... زمینوں اور آسمانوں کے خالق و مالک ہیں..... اُن کے خزانے بے شمار

ہیں..... اور وہ اپنے بندوں کی قدر فرمانے والے ہیں..... مسلمانو! وہ دیکھو کعبہ شریف..... اللہ تعالیٰ کا  
گھر..... عظمت و شان والا گھر..... ہدایت سے لبالب بھرا ہوا گھر..... نکالو اپنے دل سے..... سفید اور  
پیلے گھروں کا رُعب..... نکالو اپنے دلوں سے..... دُنیا کے حکمرانوں کا خوف..... اپنے دل میں کعبہ  
شریف کا عشق بھرو! ..... رب اور اس کے بیت کا عشق..... پھر دیکھو! تمہارے دل میں..... کیسی بہار آتی  
ہے.....

ہمارے محبوب آقامدنی ﷺ نے..... بہت محنت فرمائی..... بہت قربانی دی..... بہت مشقت اٹھائی  
اور مسلمانوں کو..... کعبہ شریف واپس دلوایا..... پھر خود حج کر کے ان کو حج کا طریقہ سکھایا..... اور پھر.....  
اعلان فرمادیا کہ..... آجاو میرے امتنیو! ..... حج کے لئے..... آجاو! ..... آتے رہو بار بار آتے رہو.....

وہ کعبہ کی باتیں	.....	وہ کعبہ کی یادیں
وہ کعبہ کا منظر	.....	وہ کعبہ کی راتیں
وہ کعبہ کے جلوے	.....	وہ کعبہ کی لہریں
دیکھاتا ہے ہم کو	.....	سناتا ہے ہر دم
مدینہ	.....	مدینہ

○.....○.....○

حضرت آقامحمدنی ﷺ کو..... مکہ مکرہ چھوڑنا پڑا..... کعبہ شریف چھوڑنا پڑا..... کبھی کسی چیز کو پانے  
کے لئے..... اُسے وقتی طور پر چھوڑنا بھی پڑتا ہے..... کعبہ نے ہی مسلمانوں کا مرکز بننا تھا..... کعبہ نے ہی  
دینِ اسلام کا مرکز بننا تھا..... مگر وہاں توبت رکھے ہوئے تھے..... دینِ اسلام ہمیشہ سے بت پرستی سے  
بیزار ہے..... اور دینِ اسلام ہمیشہ..... بت پرستی اور بت پرستوں سے بیزار رہے گا..... بت پرستی کو  
قرآن پاک نے نجاست قرار دیا..... اور بت پرستوں کو قرآن پاک نے ”نجس و ناپاک“، قرار دیا.....  
اہل مکہ بغیر طاقت و قوت کے..... مسخر ہونے والے نہیں تھے..... جبکہ مسلمانوں کو قوت ملتی ہے جہاد  
سے..... اور جہاد کے لئے ضروری ہوتا ہے ایک مرکز..... ایک دارالاسلام، ایک پناہ گاہ..... چنانچہ حکم ہوا  
کہ..... مدینہ منورہ چلے جاؤ! ..... حضورِ اقدس ﷺ کے لئے مکہ مکرہ کو چھوڑنا..... اپنے محبوب رب کے

گھر..... سے دور جانا..... بہت مشکل تھا..... بہت مشکل ..... مگر آپ ﷺ نے رخت سفر باندھا..... حضرات صحابہؓ کرام بھی مکہ مکرمہ سے چلے گئے ..... مدینہ منورہ نے ”ایمان“ کو خوش آمدید کہا..... یعنی ایمان کو بھی ٹھکانادیا..... اور ایمان والوں کو بھی..... مرکزمل گیا تو جہاد کا حکم آگیا..... جہاد آیا تو قوت آگئی..... قوت آئی تو اب کفرو شرک کا زور ٹوٹنے لگا..... اور راستے کھلنے لگے..... آپ ﷺ کا قلب مبارک..... اپنے رب کے گھر کے لئے مچلتا تھا..... لاہ میں عمرہ کے لئے رخت سفر باندھا..... غزوہ حدیبیہ کا واقعہ ہم بار بار سنتے سناتے رہتے ہیں..... کعبہ شریف کے بالکل قریب پہنچ کر..... بغیر زیارت، بغیر حاضری واپس آنا پڑا..... مگر جو..... کعبہ کا شوق دل میں بسا کر..... کعبہ کے لئے چل پڑے..... اس کے لئے تو..... رب تعالیٰ کی رحمت کے بڑے بڑے دروازے کھل جاتے ہیں..... وہ عظیم رب ہے..... بہت قدر دان ہے..... جو بھی سارے گھروں کو چھوڑ کر..... صرف اُس کے گھر کا قصد کر لے..... وہ اس کی خاص نظر میں آ جاتا ہے..... حدیبیہ والوں کو کیا کیا انعامات ملے..... چھبیسوائ پارہ کھول کر سورۃ الفتح میں..... دلش فہرست پڑھ لیں..... آپ کا دل بھی کعبہ شریف کے سفر کے لئے محلنے، رو نے اور تڑپنے لگے گا..... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے..... کعبہ شریف کی تعمیر کی تو..... یہ کوئی آسان کام نہیں تھا..... عزیمت و قربانی کی ایک عجیب داستان رقم ہوئی تب..... کعبہ شریف دوبارہ..... اس زمین اور زمین والوں کو نصیب ہوا.....

پھر حضرت آقامدنی ﷺ نے کعبہ شریف کو کفرو شرک کے پچاریوں سے آزاد کرانے کی جو محنت فرمائی..... وہ مستقل ایک عجیب داستان ہے..... مقصد یہ کہ..... کعبہ شریف تک پہنچنے کے لئے..... جو مشقتیں اور تکلیفیں آتی ہیں..... وہ اس مبارک سعادت کا مستقل حصہ ہیں..... دل چاہتا ہے کہ..... آپ کو اپنے بعض قصے عرض کر دوں کہ..... کعبہ شریف جانے کے لئے..... کیسی کیسی رُکاوٹیں آتی رہیں..... اور پھر اللہ تعالیٰ کی نصرت سے وہ جب ہٹیں تو..... حاضری کا مزاہی کچھ اور ہو جاتا تھا..... مگر وہ قصے نہیں سناتا..... موقع ملا تو کبھی بزرگوں کے قصے سنا دوں گا..... عرض کرنے کا مقصد یہ کہ..... اس راستے میں تکلیف، قربانی اور مشقت آتی ہے..... یہ کوئی معمولی ”گھر“ تو ہے نہیں..... امریکہ کے حقیر ”وابست ہاؤس“ جیسا کہ..... ہر چار آٹھ سال بعد..... اس کے مکین بدل جاتے ہیں..... اور اس گھر کا رُخ کرنے

والے آنجام میں فیلت ہی پاتے ہیں.....ارے کعبہ شریف تو.....کعبہ معظمه ہے.....اللہ تعالیٰ کا گھر.....وہ گھر کہ.....اس کی طرف رُخ کرنے والے.....کبھی ناکام نہیں ہوتے، کبھی ذلیل نہیں ہوتے.....اور ہمیشہ بہترین آنجام پاتے ہیں.....وہ گھر کہ جس کی عظمت میں ہر گھڑی اضافہ ہوتا ہے.....وہ گھر کہ سدا بہار ہے.....کبھی وہ بنور یا بے فیض نہیں ہوتا.....وہاں ہر وقت ہدایت و رحمت کی بارش برستی ہے.....اللہ تعالیٰ کا احسان کہ اُس نے اپنے گھر کا پتا.....اپنے بندوں کو بتا دیا.....اور انہیں وہاں آنے کی اجازت دے دی.....اب اس عظیم گھر کی ایک بھلک کے لئے.....اگر ساری جائیداد قربان کرنی پڑے.....سفر کی تکلیف اٹھانی پڑے.....کوئی بھی چیز چھوڑنی پڑے تو سودا.....بہت ہی ستا ہے.....اللہ تعالیٰ کے لئے "حج" کا ارادہ رکھنے والے تیاری شروع کر دیں.....روزانہ دور رکعت صلوٰۃ الحاجۃ اور دعاء.....روزانہ کعبہ شریف کا مراقبہ.....حج اور عمرے کے مسائل کا علم اور مذاکرہ.....دل میں آنسو ٹپکاتا.....بوسے برساتا شوق.....او درود شریف کی کثرت.....

ارے مومنو تم کہاں جا رہے ہو  
یہ ہر سمت دھکے کدھر کھا رہے ہو  
کدھر رُخ ہے کرنا بتاتا ہے قبلہ  
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آل محمد وبارک وصل وسلم علیه

تسليما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

○.....○.....○



”ایمان“ انسان کی سب سے قیمتی متناع.....

زمین و آسمان کے تمام خزانے مل کر بھی جس کی قیمت نہیں بن سکتی.....

مگر جس کی بُدُنِ بُصُبُی آڑے آجائے اسے اس اعلیٰ ترین متناع کی قیمت یاد نہیں رہتی اس کا احساس محو ہو جاتا ہے دل میں قدر نہیں رہتی اور وہ اسے کبھی عقل پرستی کی بھینٹ چڑھا دیتا ہے اور کبھی معمولی معمولی چیزوں کے عوض حتیٰ کہ روٹی کے چند لکڑوں کی خاطر اس سے دستبردار ہونے پر تیار ہو جاتا ہے العیاذ باللہ۔ کسی کو غیر اللہ کا خوف ایمان اور اس کے تقاضوں پر قائم نہیں رہنے دیتا اور کوئی لاچ و مفع کے سیلاں سے اسے نہیں بچا پاتا۔

حالانکہ ایمان جب ان سب امتحانات سے گذرتا ہے تبھی سچائی کی بشارت اور کامیابی کی ضمانت پاتا ہے کامیاب اور سرفراز لوگ ہیں وہ جنہیں ایمان کی سب سے بلند صفت یعنی ایمان

بالغیب کی نعمت حاصل

ہوتی ہے۔ ایسی چیزوں

پر اور ایسی باتوں پر بالکل

اثل، مضبوط اور غیر متزلزل

یقین جو آنکھوں سے اوچھل

اور احاطہ اور اک سے باہر

ہیں۔ یہ ایمان انسان کو شان

صدیقیت سے ہمکنار کرتا ہے

۔ آج الحادی فکر کے پھیلاؤ نے

امت کی بڑی تعداد کو ایمان کی

اس صفت سے ہٹا رکھا ہے۔ ان کے لئے مغیبات کے باب میں تشكیک کا اظہار اور بیکار عقلی

تاویلات کا پرچار دور جدید کا ایک فیشن بن چکا ہے اور اس مرض میں صرف عوام ہی نہیں اب تو اہل علم کھلانے

والے بھی شوقیہ بتلا ہو رہے ہیں۔ تفکر اور تدبر کے الفاظ کو ایک غلط معنی دے کر گمراہی کا دروازہ کھول دیا

گیا۔ آگھی کے نام پر ایمان کا قاتل زہرگ و پے میں اتار دی گیا۔ اگر ایمانیات اور عقیدے میں آگھی اور

# ایمان



کی قدر

انکی حقیقت تک عقل کی رسائی مطلوب ہوتی تو ایمان بالغیب کو مونین کی او لیں صفت نہ قرار دیا جاتا اور عقیدے کے اہم ترین اجزاء ان اشیاء کو نہ قرار دیا جاتا جو عقل سے مادراء ہیں۔ اتنی موٹی سی بات بھی آج کل کے اس فیشن سے ڈسے ذہنوں میں اتارنا کس قدر مشکل ہو گیا۔

اسی طرح ابتلاء اور آزمائش کی بھیوں سے ایمان کا گذارا جانا امر اللہ ہے جس کے بغیر ایمان کی صداقت محقق نہیں ہوتی اسی لئے امت کے وہ افراد جنہیں قیامت تک کیلئے ایمان عمل کا معیار حق مقرر کیا گیا اس ایمان کی خاطر سخت ترین آزمائشوں سے گزارے گئے اور یہ سنت اللہ قیامت تک جاری رہے گی۔

مشہور واقعات ہیں، تاریخ اور سیرت کی کتابیں ایسے ہزاروں، لاکھوں قصوں سے پر ہیں جو مسلمان کے ایمان کی قیمت اور اس کی مضبوطی بتاتے ہیں۔ مسلمان ہر دور میں کس طرح ستائے گئے، ڈرانے، دھمکائے گئے، لائق و مع دلانے گئے ہر طرح سے آزمائے گئے لیکن ایمان سے دست کش نہ ہوئے۔ جی ہاں! مکہ مکرمہ سے دیکھنا اور پڑھنا شروع کیجئے اور سری نگر، کابل و قدھار، بوسنیا، سرائیو، غزہ اور فوجہ تک نظر دوڑاتے آئیے، پتھر ریگستان میں گھسیٹے جانے والے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے لے کر ابو غریب، گوانشاناموبے، بگرام اور جموں کے عقوبات خانوں تک ایک ہی مثال دیکھتے چلے جائیں۔ اللہ اکبر، احمد احمد، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ..... لوگ سولیوں پر لٹکائے گئے اور نیزوں سے چھید چھید کر قتل کئے گئے۔ لوگ قید خانوں میں ڈالے گئے اور وہیں سے ان کے جنازے اٹھائے گئے، مختلف انواع کے عذاب دکھا کر، ابلقی دیگوں میں پکھلتے جسموں کے نظارے کر اکر ڈرانے گئے، حکومت کے وعدے اور دولت کے انبار دکھا کر آزمائے گئے، حسینوں، ماہرخوں کی طرف طمع دلانے گئے مگر جواب لا الہ الا اللہ۔ کتنے واقعات دکھائے اور سنائے جائیں تاکہ بات سمجھ میں آجائے، اسلامی تاریخ کا کوئی دن اور کتاب تاریخ کا کوئی ورق ان سے خالی نہیں کہ ایمان کی قیمت اور طاقت کا جاننا اور سمجھنا کوئی مشکل بات ہو۔ بس شرط یہ ہے کہ انسان ضرورت سے زیادہ روشن خیال نہ ہو کیونکہ اس صورت میں تو یہ ساری عزیمت دیقا نویست نظر آنے لگتی ہے۔

لیکن اس کے برعکس دیکھئے تو بھی دماغ چکرا جاتا ہے، روٹی کے چند ٹکڑوں، ملازمتوں اور ویزوں یا ناپاک گندی عورتوں کے لائق میں آ کر اپنی اس متاع بے بہا کو لٹادیئے والے روٹی کے مسلمانوں کی بھی کمی نہیں۔ اگر کسی اچھے دور میں تھی بھی تواب نہیں ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے دور میں نصرانی اس لئے مسلمان نہ ہوئے کہ انہیں اپنی دنیا چھن جانے کا خطرہ تھا ورنہ

حق ان کے سامنے واضح ہو چکا تھا اور اس دنیا کی خاطر ہمیشہ کی ذلت و رسائی میں جا پڑے۔ صلیبی جنگوں کے دوران مسلمانوں کی فوجیں سلطان صلاح الدین ایوبی کا راستہ روکنے کے لئے اس لئے آکھڑی ہوئی تھیں کہ بادشاہوں اور سالاروں کو صلیبی لڑکیوں کی فوجیں مل رہی تھیں اور دولت کے انباران کے گھروں میں ڈالے جا رہے تھے۔

انگریز بر صغیر میں پادریوں کی فوجیں لا یاتا کہ علمی انداز میں اسلام پر اعتراضات کر کے مسلمانوں کو عیسائی بنایا جاسکے۔ علماء حق نے میدان میں اتر کر پادریوں کو وہ سبق سکھایا کہ راتوں رات سارے پادری جہازوں میں لد کر واپس انگلستان بھاگ گئے۔ انگریز نے یہ راستہ چھوڑ کر پیسہ، تعلیم اور ترقی کے نام پر جال بچھایا اور کئی شکار ہو گئے۔

مرزا قادیانی ملعون نے دعوؤں، پیشین گوئیوں اور کتابوں کے انبار لگائے تاکہ مسلمانوں کو مرتد کر سکے، علماء کرام نے اس کے مزخرفات کا تارو پود بکھیر کر رکھ دیا تب اس کی ناپاک ذریت نے بھی اپنے آقاوں کی دولت اور اپنی عورت استعمال کرنا شروع کر دی، بیرون ممالک کے ویزے، ملازمتیں اور ناپاک عورتیں، آج سیالکوٹ پسروار کوٹی کے گاؤں دیہاتوں میں جا کر اعداد و شمار اکٹھے کر لیں، حرمان نصیبوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو ان کے لاچ میں ایمان گنو بیٹھی۔

کراچی میں عیسائی مشنری اداروں کے زیر انتظام چلنے والے ان بڑے سکولوں کی اگر ممکن ہو تو سرگرمیاں ملاحظہ کر لیں، بڑے لوگوں کی اولادوں کو کس طرح بچپن ہی سے شراب و شباب کا رسیا بنا کر عیسائی بنا لیا گیا ہے اور باہر کسی کو خبر ہی نہیں، خبر تو ہو گی شاید فکر نہیں.....

مسلمانوں کا ایمان لوٹانا ان کے لئے اس قدر آسان کھیل بن گیا ہے کہ یہ شیطان جہاں جا کر ایک پانی کا نل لگادیں لوگوں کا ایمان خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ پہلے انہیں بے دینی کی طرف راغب کرتے ہیں، بے حیائی اور فحاشی میں مبتلا کرتے ہیں اور پھر اپنے باطل ادیان کی طرف دعوت دے کر جہنم کی طرف گھسیٹ لیتے ہیں۔ حالیہ تباہ کن زلزلہ میں جہاں لاکھوں لوگ گھر بار، ساز و سامان سے محروم ہو گئے یہ بدجنت اپنی پڑاریاں لے کر انہیں ایمان سے محروم کرنے وہاں پہنچ گئے۔ اللہ جزاۓ خیر دے ان چند دینی رفاهی اداروں کو جنہوں نے بے سرو سامانی کے عالم میں اپنے آفت زدہ بھائیوں کی مدد کے لئے کمر ہمت کس لی اور انہیں راحت و سکون پہنچانے کے ساتھ ساتھ ان کے ایمان کی حفاظت کا بھی ذریعہ بنے، لیکن اس کے باوجود خبریں آ

رہی ہیں کہ ان علاقوں میں بھی بدجتوں نے اپنی شکاری مہم میں کئی نوجوانوں کو تعلیم اور روزگار کا چکر دے کر اور بیرون ملک بھجوانے کا جھانسہ دے کر پھانس لیا ہے۔

فکر کی بات یہ ہے کہ آج ان کافروں کے پاس اگر چہ روزی، روٹی اور اس طرح کے دیگر لامبے موجود ہیں جن کے ذریعے وہ ایمان کا شکار کرتے ہیں لیکن ان چیزوں پر ان کا مکمل کنٹرول تو نہیں، یہ اس بات پر تو قادر نہیں کہ اپنی بات نہ ماننے والوں کی روٹی بند کر دیں، یہ اس چیز کی طاقت تو نہیں رکھتے کہ اپنی دعوت کا انکار کرنے والے کی جان لے لیں، ان کے پاس دکھانے کے لئے عورتوں کا حسن بجا لیکن جنت اور جہنم تو نہیں، یہ ٹھکرائے والوں کو انواع و اقسام کے عذاب دینے کی استطاعت تو نہیں رکھتے بلکہ یہ توڑا اور خوف کی حالت میں چھپ کر چوروں کی طرح اپنی یہ ارتادی سرگرمیاں چلاتے ہیں اور پھر دینی رفاقتی ادارے ان کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ کے طور پر موجود ہیں جو ضرورت مندوں تک روٹی پہنچا کر ان کے ایمان کی بھی حفاظت کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود کتنے مسلمان ان کا شکار ہو رہے ہیں اور ایمان جیسی متاع عزیز سے محروم ہو رہے ہیں۔ تو ذرا سوچئے! جب وہ سب سے بڑا فتنہ اس زمین پر رونما ہو گا جس سے آقامدنی ﷺ نے اپنی امت کو سب سے زیادہ ڈرایا ہے یعنی دجال کا فتنہ تو اس وقت کا عالم کیا ہو گا؟ احادیث میں آیا ہے کہ صحابہ کرام ڈفرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے فتنہ سے اتنا ڈرایا کہ عورتیں آٹا گوندھنا بھول گئیں اور ہمیں ایسا لگتا تھا گویا وہ درختوں کے جھنڈ کے پچھے ابھی موجود ہے۔

اس کی جو علامتیں اللہ کے حبیب ﷺ نے بیان فرمائی ہیں ان میں ایکیہ بھی ہے کہ وہ بہت سخت قحط کے زمانے میں نمودار ہو گا اور اللہ تعالیٰ استدراجا سے زمین کی پیداوار پر قبضہ دے دیں گے۔ وہ آکر لوگوں سے کہے گا مجھے اللہ تسلیم کرو، جو لوگ مان لیں گے ان کی زمینوں پر بارش بر سائے گا جس سے خوب پیداوار ہو گی، ان کے مردہ مولیشی زندہ کر دے گا جو پہلے سے زیادہ صحت مند اور شیردار ہوں گے اور جو لوگ اسے الا نہیں مانیں گے انہیں سخت تکلیفوں سے دوچار کرے گا، اس کے ساتھ جنت ہو گی جو حقیقت میں جہنم ہو گی اس میں اپنے پیروکاروں کو داخل کرے گا اور جہنم ہو گی جو درحقیقت جنت ہو گی اس میں نہ ماننے والوں کو ڈالے گا۔

دجال کے بارے میں احادیث میں بہت تفصیل ہے ابھی عرض کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ جو مسلمان اپنے ایمان کو صرف روٹی کے ساتھ منسلک کر چکے ہیں اور ان چھوٹے فتنوں کے مقابل اسے نہیں بچا پا رہے اس شدید اور بڑے فتنے کے وقت ایمان کی اس ارزانی کا کیا عالم ہو گا؟ العیاذ باللہ

خدارا ہم اپنے ایمان کی قیمت کو سمجھیں، اس کی طاقت کو پہچانیں، ان لوگوں کی طرف دیکھیں جنہوں نے شدائد میں اپنے ایمان کی حفاظت کی اور کیا کچھ پا گئے، کوئی دور ایسے لوگوں سے خالی نہیں۔ آج بھی عزیمت کی کیسی کیسی عظیم داستانیں ہمارے اردو گرد چراغوں کی طرح چمک رہی ہیں اور ہمیں سیدھا راستہ دکھار رہی ہیں، آئیے ان چراغوں سے روشنی حاصل کریں، اپنے ایمان کو اتنا مضبوط کریں کہ دجال کی یہ ذریت تو کیا وہ خود آ کر بھی ہمیں پھسلانہ سکے، یقین کیجئے! اگر ہم سچے مون بن گئے تو کفر اپنی آخری طاقت میں آ کر بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وانتم الاعلوں ان کنتم مؤمنین اور اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ اسْرَافَنَا فِيْ أَمْرِنَا وَ ثِبْتْ أَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ



## باقیہ: رسولی کا آغاز

دلی کے غریب طبقے کے لوگوں کو یہ اندیشہ بھی تھا کہ بی بے کے اقتدار میں آنے سے انھیں اپنی شہریت ثابت کرنے کے لیے بہت سارے دستاویزات حاصل کرنے پڑیں گے۔ اس ڈرنے بھی بہت سے ووڑوں کو بی بے کی طرف جانے سے روکا۔“

یعنی جس بل کو مسلم دشمنی کے پس منظر میں اپنی جیت اور کامیابی کا سبب گردانا گیا تھا، وہی بل مودی سرکار کو دلی میں ہروانے کا سبب بن گیا ہے اور یہ بات ظاہر بھی ہے کہ مسلم دشمنی کی بنیاد پر قائم ہونے والی بنیاد بہت ہی کمزور ہوتی ہے اور یہ بات ایک بار پھر انڈیا میں ثابت ہو چکی ہے۔

بلکہ گائے کے پیچاری ان مسلم دشمنوں کی ذلت ایک پہلویہ بھی ہے کہ گزشتہ انتخابات میں مودی نے خود اس کی قیادت سنہجاتی تھی اور اس وقت بھی انہیں شکست ہی ہوئی تھی اور اس بارامت شاہ نے قیادت سنہجاتی تھی اور اب بھی انہیں شکست ہی ہوئی ہے جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ انڈیا میں بھی مودی بھی ہار چکا ہے اور امت شاہ بھی رُسوایا ہو چکا ہے اور یہ ان کی رُسوایی کا داستان کا آغاز ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا!!





# شہر مدینہ سرکار مدینہ ﷺ کی نظر میں

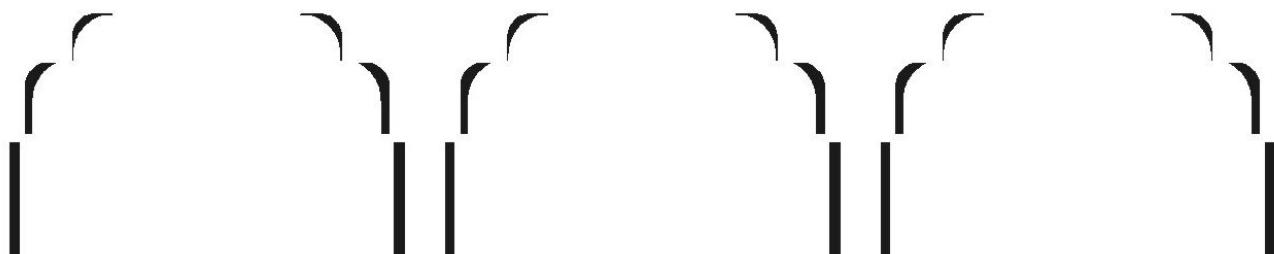
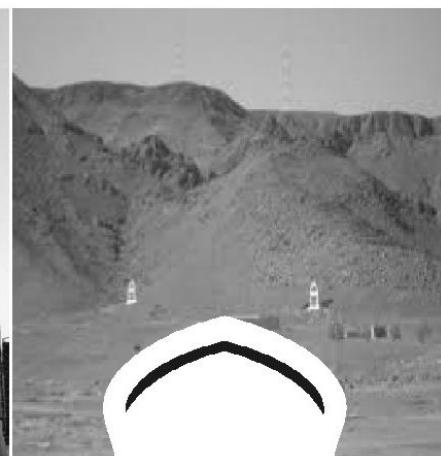
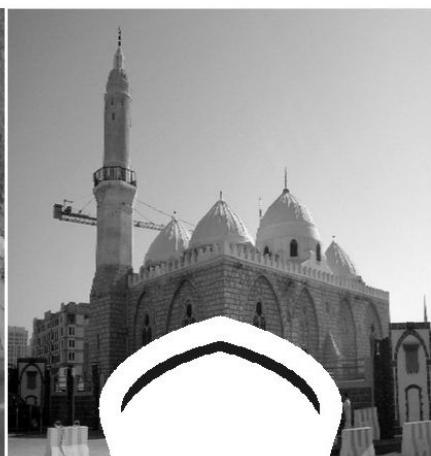
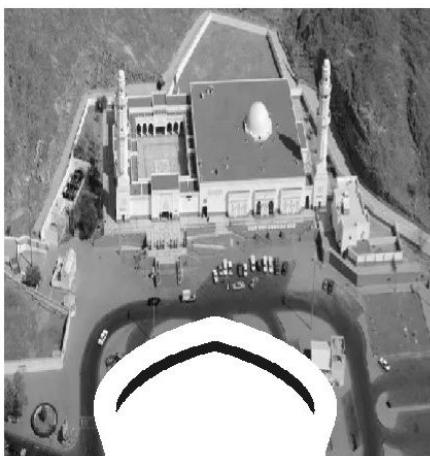
احادیث کی روشنی میں مدینہ منورہ کے فضائل ملاحظہ فرمائیں

## مدینہ منورہ کی حُرمت و عظمت :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو مکرم و محترم قرار دیا ہے، حتیٰ کہ بعض احادیث میں اس کے خاردار درختوں کے کاٹنے اور شکار کرنے سے منع کیا ہے اور بعض احادیث میں فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو حرم نبوی میں شکار کرتا ہو ادیکھے تو اس کا سامان چھین لے، چنانچہ اسی حدیث کے پیش نظر ایک صحابی سعد ابن ابی وقارؓ نے ایک غلام کو حرم نبوی میں شکار کرتے ہوئے دیکھا تو اس کے کپڑے چھین لیے، اس غلام کے مالکان آئے اور کپڑے مانگے تو سعد بن ابی وقارؓ نے کپڑے نہیں دیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا: من اخذ احداً يصيده فيه فليسلبه

وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) ..... عن علی رضی الله عنه قال ما كتبنا عن رسول الله صلی الله علیه



وسلم الا القرآن و ما في هذه الصحيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
المدينة حرام مابين عير الى ثور فمن أحدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله  
والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل (بخاري ٢٥١، ٢٥٢، رواية باب حرم  
المدينة، ابو داود ٢٧٨، باب تحریم المدينة)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سوائے قرآن اور کچھ اس صحیفے میں کچھ نہیں لکھا، انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، مدینہ  
محترم و مکرم ہے عیر اور ثور (مدینہ کی دو پہاڑیاں) کے درمیان، سو جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے  
یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرض اور نفل نماز  
قبول نہیں ہوگی۔“

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:  
میں حرام قرار دیتا ہوں اس علاقے کو جو مدینہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہے، یعنی اس بات کو کہ اس کے  
خاردار درختوں کو کٹا جائے یا اس کے شکار کو قتل کیا جائے۔“

(ج) ..... عن سليمان بن أبي عبد الله قال رأيت سعد بن أبي وقاص أخذ رجلا  
يصيد في حرم المدينة الذي حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلبه ثيابه فجاء  
مواليه فكلمه فيه فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم هذا الحرم وقال من  
أخذ أحداً يصيد فيه فليسلبه فلا أردعكم طعمه اطعمنيها رسول الله صلى الله عليه  
وسلم ولكن ان شئتم دفعت اليكم ثمنه (ابو داود باب تحریم المدينة ٢٧٨)

”حضرت سليمان بن ابو عبد الله سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے سعد بن ابی وقاص کو  
دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑا جو حرم مدینہ میں جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے شکار  
کر رہا تھا تو انہوں نے اس کے کپڑے چھین لیے تو اس کے مالکان آئے اور اس کو چھوڑنے کے بارے  
میں گفتگو کی تو سعد نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم مدینہ کو محترم قرار دیا ہے اور فرمایا کہ جو کسی

کو حرم مدینہ میں شکار کرتا ہوا پکڑے تو چاہیے کہ وہ اس کا سامان چھین لے، لہذا میں تمہیں وہ رزق نہیں لوٹاؤں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عنایت کیا ہے، البتہ اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت لوٹادوں۔

نوبت: ..... احادیث مذکورہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم نبوی کو حرام قرار دیا ہے جس طرح کہ حرم مکی کو حرام قرار دیا ہے، لیکن ان احادیث میں حرام سے حرام شرعی مراد نہیں ہے، بلکہ حرام بمعنی معظم و محترم ہے، اس لیے فقهاء احناف کے یہاں حرم نبوی کی خاردار گھاس اور اس کے شکار کو قتل کرنا شرعی اعتبار سے حرام نہیں ہے، البتہ مکروہ ہے، جبکہ حرم مکی کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے، اس سے حرام شرعی مراد ہے، لہذا حرم مکی کی گھاس کو کاشنا اور اس میں شکار کرنا شرعاً حرام ہو گا، لیکن خواہ احادیث مذکورہ میں حرام بمعنی معظم و محترم ہو یا حرام بمعنی شرعی ہو دونوں صورتوں میں حرم نبوی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

کما فی حاشیة المشکاة : قال التور بشتى قوله صلی الله علیہ وسلم حرمت  
المدینة اراد بذلك التحریم التعظیم دون ماعدها من الأحكام المتعلقة بالحرم قال

الطيبی:

المشهور من مذهب مالک والشافعی أنه لا ضمان في صيد المدينة وقطع  
شجرها بل ذلك حرام بلا ضمان فقال بعض العلماء يجب الجزاء كحرم مكة  
وقال بعضهم لا يحرم ايضا وهو مذهبنا أنه يكره

”حاشیۃ مشکوٰۃ“ میں ہے: علامہ تور پیشی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”حرمت المدینۃ“ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد تعظیم ہے نہ کہ وہ دوسرے احکام جو حرم مکی سے متعلق ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) علامہ طیبی نے کہا ہے کہ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مشہور مذهب یہ ہے کہ مدینہ کے شکار اور اس کے درختوں کو کاشنے میں کوئی ضمان نہیں ہے، بلکہ وہ حرام ہے بغیر ضمان کے لازم ہوئے، بعض علماء نے کہا کہ جزاء (بدلہ) واجب ہے، حرم مکی کی طرح اور بعض نے کہا کہ حرام نہیں ہے اور یہ ہی ہمارا مذاہب ہے کہ (درختوں کو کاشنا اور شکار کرنا) حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ (جاری ہے)

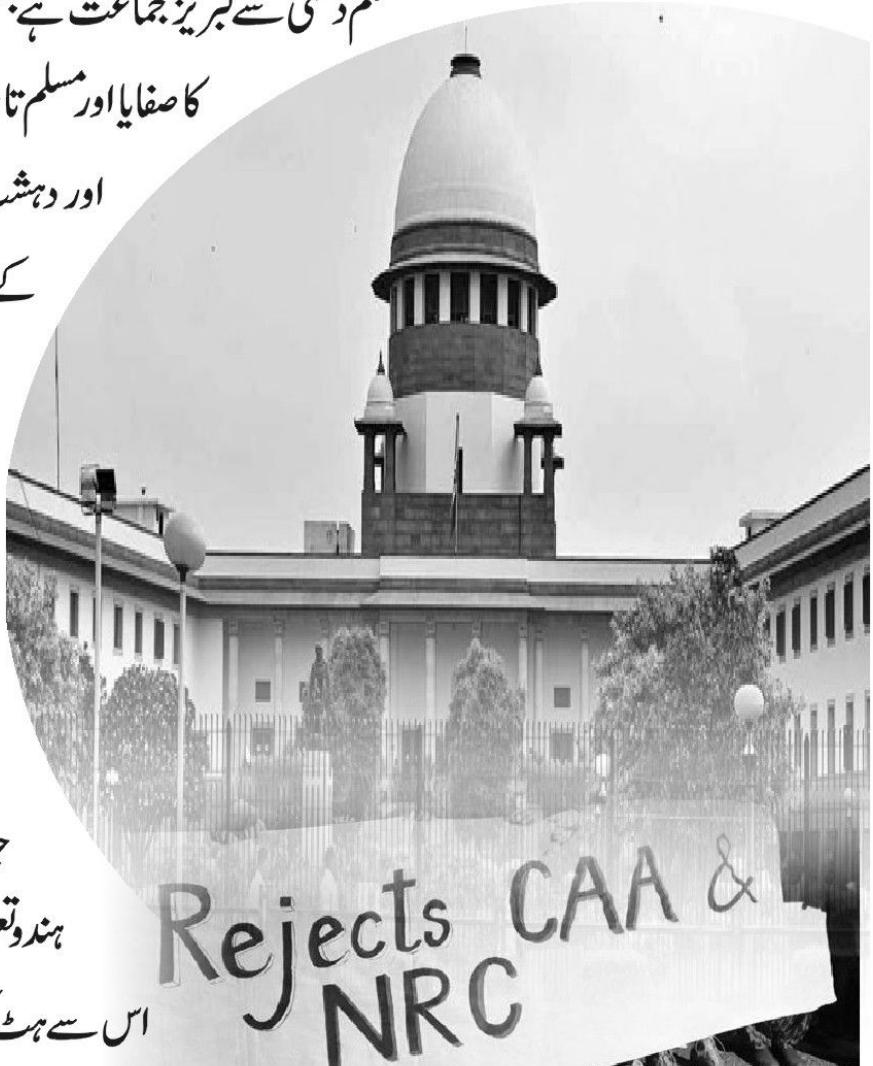
○.....○.....○

# رسوانی کا آغاز

سال قبل جس مودی سرکار کا طوٹی پورے انڈیا میں بول رہا تھا اور اس زور سے چلا رہا تھا کہ آس پاس کے کمزور دل والے طاقت ور بھی اس سے کانپ رہے تھے، آج وہی مودی سرکار اپنے ہی ملک کے دار الحکومت دلی میں شکست فاش کھا چکی ہے اور اس کے علاوہ بھی انڈیا کی دیگر کئی ریاستوں میں بی جے پی کو شکست اور کمزوری کے زبردست جھٹکے لگ چکے ہیں اور اب مودی سرکار اور بی جے پی کی طاقت کا نشہ بہت ہی جلد اڑن چھو ہونے والا ہے۔

یہ حقیقت پہلے بھی آشکارا تھی کہ ”بے جی پی“ ایک کٹر دہشت گرد، ہندو مت تعصب کی پیکر اور اسلام اور مسلم دینی سے لبریز جماعت ہے جس کا مقصد ہندوستان سے مسلمانوں کا صفائیاً اور مسلم تاریخ کا خاتمہ کرنا ہے اور اسی متعصّبانہ اور دہشت گردانہ نظریے کو عملی روپ دینے کے لیے بی جے پی نے کئی طرح کی سازشیں کیں۔ ایک طرف اس نے اپنی ساکھ مضمبوط کرنے کے لیے شہرت اور ترویج کے ذرائع پر پانی کی طرح پیسہ بھایا تاکہ ہر طرف اس کے گن گائے جاسکیں، دوسری

جانب اس نے اندروں خانہ ہندو تعصب کا ایسا خوف دہندا تھا جو بیجا کہ اس سے ہٹ کر سوچتے ہی لوگوں کو اپنی جان و مال



بارے خوف گھیر لے، اور انہی دونوں بیساکھیوں کا سہارا لے کر اس نے سیاست کے میدان میں اپنے آپ کو پاور فل بنوادیا لیکن شرک، تو ہم پرستی، اور مسلم دشمنی میں لمحڑے ہوئے انہائی بزدل اور بے وقوف لوگوں کی کامیابی اور طاقت بہت ہی کم دنوں تک برقرار ہتی ہے اور یہی کچھ مودی سرکار اور بی جے پی کے ساتھ ہوا اور کل تک جس مودی کے خلاف لب کشائی کرنے کی جرأت بڑے بڑے سیاسی مخالفین نہ کر سکے تھے اب وہی مخالفین تو ایک طرف، ان کی کہی ہوئی باتیں مودی اپنے جلسوں میں اپنی ہی زبانی خود دہرا کر اپنی ذلت اور رُسوائی کو مزید بڑھوادے رہا ہوتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ ایسے کم عقل اور بے وقوف سے کس طرح ایمان والے خوف کھانے لگ گئے تھے!!

دلي میں بی جے پی اور مودی سرکار کو کس طرح ذلت کا سامنا ہوا ہے؟ اس کی کچھ تفصیلات اس طرح ہیں جو کہ ذرائع ابلاغ پر موجود ہیں۔ ”دلي کی 70 رکنی اسمبلی کے لیے ہونے والے انتخابات کے حصتی تباہج کے مطابق عام آدمی پارٹی بھارتی اکثریت سے جیت گئی ہے۔ ایکشن کمیشن کی ویب سائٹ کے مطابق عام آدمی پارٹی نے 62 نشستیں جیتی ہیں جبکہ بھارتیہ جتنا پارٹی کے امیدواروں کو صرف آٹھ نشستوں پر کامیابی ملی ہے۔ ملک کی بڑی سیاسی جماعت کا نگریں ایک بھی نشست جیتنے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔ ایکشن کمیشن آف انڈیا کے اعداد و شمار کے مطابق عام آدمی پارٹی نے 53.57 فیصد ووٹ حاصل کیے، بی جے پی کو 38 اعشار یہ 51 فیصد ملے جبکہ کانگریس پارٹی کے حصے میں پانچ فیصد سے بھی کم ووٹ آئے۔ وزیر اعلیٰ اور عام آدمی پارٹی کے رہنماء روند کچر یوال نے ریاستی اسمبلی کے انتخابات میں اپنی جماعت کی بڑی کامیابی کے امکانات واضح ہونے کے بعد خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ دلي کے لوگوں نے نئی سیاست کی بنیاد رکھی ہے۔ انہوں کہا کہ یہ نئی سیاست ’کام کی سیاست‘ ہے۔ بی جے پی نے دلي کے اسمبلی انتخابات جیتنے کے لیے اپنی پوری طاقت لگادی تھی۔ یہاں انتخابی مہم کی قیادت خود وزیر داخلہ امت شاہ نے کی اور انھوں نے تقریباً 40 ریلوں اور جلسوں سے خطاب کیا تھا۔ وزیر اعظم مودی نے بھی کئی ریلیاں کیں۔ مرکزی وزراء، کئی ریاستوں کے وزراء اعلیٰ اور درجنوں رکن پارلیمان نے انتخابی مہم میں پر زور حصہ لیا۔ اس کے باوجود بی جے پی کو شکست فاش ہوئی ہے،“

خود ذرائع ابلاغ نے اس کا جو سبب بتایا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ:

”بی جے پی نے یہ انتخاب مودی کے نام پر لڑا۔ اس کے پاس وزیر اعلیٰ کے لیے کوئی ایسا چہرہ نہیں تھا جو کچر یوال کی مقبولیت کا مقابلہ کر سکتا۔ عام آدمی پارٹی کے رہنماء روند کچر یوال نے انتخابی مہم میں تعلیم، صحت،

ٹرانسپورٹ میں بہتری اور اپنی حکومت کی کارکردگی کو موضوع بنایا۔ انہوں نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے صاف صاف کہا کہ، اگر آپ کو میرا کام پسند ہے تو آپ ووٹ دیجیے گا ورنہ نہیں۔

اس کے عکس بی جے پی کی توجہ و زیر اعظم مودی کی کارکردگی پر رہی۔ اس کے انتخابی منشور میں تодی کے مسائل پر توجہ دی گئی تھی لیکن مہم کے دوران مقامی موضوعات پر بات کم اور ہندو مسلم، شاہین باغ (جہاں مسلم خواتین نے مودی سرکار کے خلاف احتجاج کیا)، اور 'دیش' کے غداروں 'کاذ کر زیادہ سنائی دیا۔ بی جے پی نے انتخابی مہم میں شہریت کے متنازع قانون 'سی اے اے' کے خلاف ہونے والے مظاہروں بالخصوص شاہین باغ کے احتجاج کو بنیاد بنا کر نفرت اور گیز اور منفی مہم چلائی۔ شاہین باغ میں شہریت کے متنازع قانون کے خلاف ہونے والے مظاہروں کو بی جے پی نے ملک دشمنی اور غداری سے تعبیر کیا۔ اس مہم کا تقریباً سارا اپیان شاہین باغ کے ان کے اپنے تصور پر محیط تھا۔ لوگوں کو بتایا گیا کہ اگر عام آدمی پارٹی جیت گئی تو پوری دلی شاہین باغ بن جائے گی۔ بی جے پی کے ایک رہنماء نے یہ تک کہہ دیا کہ شاہین باغ 'خودکش حملہ آوروں کا بریڈنگ گراؤنڈ' ہے۔

بی جے پی کی انتخابی مہم میں مسلمانوں کے خلاف پہلی بار اس قدر کھل کر نفرت کا اظہار کیا گیا جو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا حالانکہ اتر پردیش کے عام انتخابات اور اسمبلی انتخابات میں مسلمانوں کے خلاف نظرے سے گئے لیکن اتنے بڑے رہنماؤں کے منہ سے نہیں جتنا دلی میں۔

بی جے پی بظاہر صرف نفرت کی بنیاد پر ایکشن جیتنا چاہتی تھی۔ یہ حکمت عملی مودی اور امت شاہ گجرات میں استعمال کرتے رہے ہیں۔ اس مہم میں جن الفاظ کی گونج بار بار سنائی دی وہ 'غدار، دہشت گرد، شاہین باغ، پاکستان، اور مسلمان' تھے لیکن نتائج سے لگ رہا ہے کہ دلی کے عوام نے سیاست کا یہ گجرات ماذل قبول نہیں کیا۔ لیکن اس سب کے باوجود اب ماهرین یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ نتائج اس بات کے گواہ ہیں کہ دلی کے عوام نے بی جے پی کی نفرت انگیز مہم کو مسترد کر دیا ہے۔

عام آدمی پارٹی کے لیے بہت بڑی حمایت دلی کی کچی بستیوں سے آتی ہے۔ ان بستیوں میں تقریباً 50 لاکھ باشندے رہتے ہیں۔ ان کی حمایت جتنے کے لیے انتخابات سے قبل مودی حکومت نے کچی بستیوں کو پکی بستیوں میں بد لئے کا قانون پاس کیا لیکن پھر بھی وہ ان باشندوں کا دل نہ جیت سکی۔



## کھانا کھانے کی چند مسنون دعائیں

حضرت آقا محمد مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ دعاء پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں.....

**الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ  
مِّنِّي وَلَا قُوَّةٌ**

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں یہ کھلایا اور ہماری طاقت و قوت کے بغیر ہمیں یہ عطا فرمایا۔ (ابوداؤد)

صحیح بخاری شریف میں کھانے کے بعد کی جو دعاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مردی ہے وہ یہ ہے:  
**الْحَمْدُ لِلّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَّكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفُفيٌ وَلَا  
مُؤَدِّعٌ وَلَا مُسْتَغْنٌ عَنْهُ رَبُّنَا**

ترجمہ: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے... بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ تعریف، با برکت تعریف، اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں اور نہ ان کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ ان سے کوئی مستغنی (بے حاجت، بے پرواہ) ہو سکتا ہے اے ہمارے رب!

ابوداؤد اور ترمذی میں کھانے کے بعد یہ دعاء مردی ہے:

**الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ**

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا

## میدان باب الشامی



مسجد السبیق ..... دور نبوی میں یہاں گھوڑ دوڑ کا میدان واقع تھا



مذہبیہ منورہ کاریلوے اسٹیشن (دور خلافت عثمانیہ)



مذہبیہ منورہ (1913ء)